فضائل ومسائل رمضان المبارک

مؤلف

محمد سبطین رضا مرتضوی

ناظم اعلیٰ: جامعہ تاج الشریعہ دھامی گچھ

ناشر

جامعہ تاج الشریعہ خانقاہ قادریہ رضویہ

دھامی گچھ سوناپور بنگال (الھند) موبائل: 9933179233

فضائل ومسائل رمضان المبارک

مؤلف

محمد سبطین رضا مرتضوی

ناظم اعلیٰ: جامعہ تاج الشریعہ دھامی گچھ

ناشر

جامعہ تاج الشریعہ خانقاہ قادریہ رضویہ

دھامی گچھ سوناپور بنگال (الھند) موبائل: 9933179233

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... فضائل ومسائل رمضان المبارک

مؤلف .... محمد سبطین رضا مرتضوی

نظر ثانی .... والدی مرشدی مفتی غلام مرتضیٰ رضوی مدظلہ العالی

ناشر .... جامعہ تاج الشریعہ دھامی گچھ

صفحات ۴۶

قیمت

شرف انتساب

بنام نامی

جملہ ائمہ دین متین، فقہائے مجتہدین، فضلائے محدثین، کملائے مفسرین اولیائے کاملین، علمائے صالحین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی، پیر لاثانی سیدنا الشاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

و

خواجۂ خواجگاں، سلطان الہند، عطائے رسول، خواجہ غریب نواز سرکار معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

و

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، غوث العالم، محبوب یزدانی، مخدوم سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

و

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مؤید کتاب وسنت، اعلیٰحضرت، عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

و

تاجدار اہلسنت، قطب الاقطاب، ہمشبیۂ غوث اعظم، شہزادۂ مجدد اعظم حضور مفتیٔ اعظم ہند مصطفےٰ رضاخاں رضی اللہ عنہ

فیوض وبرکات کا طالب

حقیر سبطین رضا مرتضوی غفرلہ

ہدیۂ عقیدت

میں اپنی اس مختصر کاوش کو

والدالمکرم استاذ المعظم مناظر اہلسنت حافظ احادیث کثیرہ ناشرالسنہ سیدی آقائی مولائی مرشدی حضرت علامہ مفتی غلام مرتضیٰ رضوی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ رضویہ دھامی گچھ سوناپور بنگال (الہند) اور اپنی مشفقہ والدہ محترمہ تسکینہ فاطمہ دام ظلھاالعالیہ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں جن کے بے پناہ نوازشات اور نیک دعاؤں کے صدقے اس ناچیز کو خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔

گر قبول افتدزہے عزوشرف
حقیر سبطین رضامرتضوی غفرلہ

ہدیۂ تشکر

ابوالجد حضرت شیخ محمد قطب علی رحمہ اللہ القوی

و

جدامجد حضرت شیخ لعل محمد رحمہ اللہ القوی

و

برادر اکبر استاذالمکرم حضرت علامہ مفتی تحسین رضا ثقافی مرتضوی مدظلہ العالی

کے الطاف کریمانہ کا شکریہ ادا کرنے میں فرحت وانبساط محسوس کررہاہوں

حقیر سبطین رضا مرتضوی غفرلہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ

مقدمہ

استاذالمعظم والدالمکرم مناظر اہلسنت حافظ احادیث کثیرہ ناشر السنہ سیدی آقائی مولائی مرشدی حضرت علامہ مفتی غلام مرتضیٰ رضوی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ رضویہ دھامی گچھ سوناپور بنگال الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

رمضان نیکیوں کا فصل بہار اور موسم برسات ہے جس میں رحمت الٰہی کے خوشگوار جھونکے اور روح پرور ہوائیں چلتی رہتی ہیں پورے ماحول پر نورانیت کی چادر لگی رہتی ہے اور سکینت وطمانیت کے بادلوں کا خیمہ تنا ہوا ہوتا ہے اور رب کی رحمت وفضل کی بارش ہوتی رہتی ہے نیکیوں کی راہیں آسان کردی جاتی ہیں اور برائیوں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کردی جاتی ہیں جس سے اچھائیوں پر گامزن رہنا اور کوتاہیوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے اور اعمال کی روئیدگی افزائش اور تاثیری صلاحیت فزوں تر ہوجاتی ہے اگر کوئی چاہے تو اس ایک ماہ کی عبادت سے اپنے اندر ایسی قوت اور طاقت پیدا کرسکتا ہے جس کے ذریعے اس کے لئے پورے سال رب کی بندگی کے راستے پر چلتے رہنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی

نیز اس ماہ میں ایک ایسی عبادت کی توفیق ہوتی ہے جو صرف اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے اس میں کسی طرح کی ریاکاری راہ نہیں پاسکتی اس لئے اس کا اجر و ثواب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی دے گا جو بے حساب ہوگا اور جس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا ہے اس بابرکت مہینے کی قدروقیمت پہچاننے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا جس طرح بے انتہا اجروثواب ہے اسی طرح اس کی بے وقعتی کرنے پر عذاب وعقاب بھی ہے بڑے کرب وافسوس ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد رمضان کی حقیقت واہمیت

سے نا واقف ہے اور جو لوگ جانتے ہیں وہ عمل سے اعراض کرتے ہیں اور روزہ رکھ کر بھی ایسے کام کرتے رہتے ہیں جو اس کی حقیقت کے بالکل برخلاف ہوتے ہیں

علماء نے لوگوں کو اس سے باخبر کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی ہے اس سلسلے کی ایک سنہری کڑی عزیز القدر محمد سبطین رضا سلمہ المنان کی تازہ تالیف فضائل و مسائل رمضان المبارک بھی ہے جس میں رمضان اور روزے سے متعلق احادیث اور مسائل کواختصار کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے عوام کے پیش نظر زبان بہت سادہ اورآسان استعمال کیا گیا ہے نیز طوالت کے بجائےاختصارکاطریقہ اپنایا گیا ہے لیکن اسی کے ساتھ جامعیت کی شان بھی پائی جاتی ہے اور پیش آمدہ مسائل کا احاطہ کر لیا گیا ہے

عزیزالقدر محمد سبطین رضا سلمہ المنان میں تالیف و تصنیف کا ذوق عہد طالب علمی ہی سے پایا جارہاہےامید ہے کہ یہ سلسلہ تالیف وتصنیف مستقبل میں بھی جاری وساری رکھ کراہل علم وفضل کی مجلس میں سرخ رو اورقوم وملت کے سامنے سرفرازہوتےرہیں گےاللہ تبارک وتعالی اپنےحبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس کتاب کوقبولیت سے سرفرازفرمائےاور مؤلف کے لیےدنیوی واخروی سعادت کاذریعہ بنائےاوراس کی عمروصحت اورعلم وفضل میں بے شمار برکتیں عطافرمائےاورزیادہ سےزیادہ پڑھنےلکھنے میں محنت کی توفیق عطافرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ سیدالمرسلین

دعاگو

حقیرغلام مرتضیٰ رضوی غفرلہ

تقریظ جلیل

استاذالمکرم مفتیٔ قوم و ملت ماہر علم و فن حضرت
علامہ مفتی محمد دلنواز مصباحی مدظلہ العالی
بائسی بہار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزالقدر مولوی محمد سبطین رضا مرتضوی سلمہ المنان کی زیر نظر کتاب مستطاب کو بالاستیعاب دیکھنے کا موقع میسر نہ آیا البتہ جستہ جستہ متعدد عنوانات کے تحت احادیث و مسائل کا بنظر غائر مطالعہ کیا بحمدہٖ تعالی کتاب مذکور کو جیسا نام ویسا کام رمضان المبارک کے فضائل کا خزینہ اور رمضان المبارک کے مسائل کا گنجینہ پایا

مؤلف دور طالب علمی ہی سے تصنیفات و تالیفات کا کام شروع کر دیے ہیں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مولوی محمد سبطین رضا مرتضوی سلمہ المنان کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے
آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

دعا گو

حقیر دلنواز مصباحی غفرلہ

مجھے لکھنا ہے کچھ اپنی زبان میں

رمضان المبارک اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے یہ مہینہ اپنی عظمتوں اور برکتوں کی وجہ سے دیگر مہینوں سے ممتاز ہے اس بابرکت مہینہ کا پانا یقیناً اللہ تعالی کی جانب سے بہت بڑی نعمت ہے یہ مہینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں، کامیابیوں اور کامرانیوں کامہینہ ہے مسلمانوں کے لیے یہ مہینہ نیکیوں کی موسلادھار بارش کی مانند ہے جس میں ہر مسلمان زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ماہ رمضان باقی مہینوں کا سردار ہے جس میں ہر نیکی کا اجروثواب ستر گناہ بڑھ جاتا ہے جب رمضان المبارک کامہینہ شروع ہوتاتورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام کواس کے آنے کی بشارت سناتےاور انہیں مبارکباد دیتے

اللہ رب العزت ہمارے خالق حقیقی ہےاورہم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں جن میں سے سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ہماری دنیا و آخرت کے ہرقسم کی اصلاح و فلاح اورنجات کے لئے نبوت و رسالت کا ایک مقدس اور پاکیزہ سلسلہ شروع کیاجو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر ہمارے نبی حضورپرنورسرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوا

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنی امتیوں کو ہرہر گوشۂ زندگی

سے متعلق رہنمائی فرمائی ان میں سے ایک روزہ جیسی عظیم نعمت بھی ہے روزہ اسلام کاایک اہم رکن ہے جس کے بغیر اسلام کی عمارت ادھوری ہے

رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی خاطر یہ مختصر کتابچہ معرض تحریرلایاگیاہے جس میں روزہ، سحری،افطار تراویح اور اعتکاف کے فضائل و مسائل کوبڑے مختصرانداز میں جمع کیا گیا ہے یہ میری ابتدائی اور پہلی کوشش ہے اس میں جوخوبیاں آپ کونظرآئےتووہ اللہ تعالیٰ کی طرف سےہے اور جو خامیاں دکھائی دے وہ میری کوتاہ علمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہے

محترم قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی قیمتی مشوروں سے نوازے اور اس میں پائےجانےوالےغلطیوں اورخامیوں پرمتنبہ کریں انشاءالمولیٰ تعالیٰ ضرورسماعت ہوگی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو نفع بخش بنائےاور میرے لیے توشئہ آخرت وسامان مغفرت بنائے آمین بجاہ حبیبہ الکریم

حقیر سبطین رضامرتضوی غفرلہ

رمضان المبارک

وجہ تسمیہ

رمضان مشتق ہے رمض سے اس کا لغوی معنٰی ہے زمین کی گرمی سے پاؤں کا جلنا رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ماہ تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہے۔

فضیلت رمضان المبارک

ارشاد باری تعالیٰ ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورۃ بقرہ)

(ترجمہ) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے

اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

اور ارشاد نبوی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ لَيَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ قَبْلَ أَنَّ يُدْخِلَهُ وَيَكْتُبُ إِصْرَهُ وَشَقَائَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ فِيْهِ الْقُوَّةِ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ وَيُعِدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ (طبرانی)

(ترجمہ)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسماًارشادفرمایاکہ تم پر ایسا مہینہ سایہ فگن ہوگیا ہے کہ مسلمانوں پراس سے بہترمہینہ اور منافقین پر اس سے بڑھ کر برا مہینہ کبھی نہیں آیاپھر دوبارہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسماًارشاد فرمایاکہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کا ثواب اور اس کی نفلی عبادت اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور اس کی بدبختی اور گناہ بھی اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہےکیونکہ مومن اس میں انفاق کے ذریعے قوت حاصل کر کے عبادت کرنے کی تیاری کرتاہےاور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے عیب تلاش کرنے کی تیاری کرتاہے۔

رمضان المبارک کی رحمت وبرکت

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدِ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ فَقَالَ:لَوْيَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُوْنَ السَّنَةُ كُلَّهَا (بیہقی)

(ترجمہ)حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:اگرلوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا پتہ ہوتا تو وہ وہ خواہش کرتے کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔

بخشش کا مہینہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیه و آله وسلم ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ وَسَائِلُ الله فِيْهِ لَا يَخِيْبُ (طبرانی)

(ترجمہ)حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیاجاتاہےاوراس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کونامراد نہیں کیاجاتاہے۔

لہذا اس مقدس مہینہ میں ذکر و اذکار کثرت سے کریں اور بخشش و مغفرت کی دعا کریں اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے۔

جنت کے دروازے کھولنے جہنم کے دروازے بند کرنے اور سرکش شیاطین کو جکڑ دینے کا مہینہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِدَتْ الشَّيَاطِيْنُ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد پاک ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

یہ بھی رمضان شریف کی لا جواب خصوصیت ہے کہ یہ بابرکت مہینہ شروع ہوتے ہی جنت و بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم و دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انسانوں کو گناہ پر ابھارنے والے شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

جنت کے دروازے کھولنے کا مطلب یہ ہے کہ اس ماہ میں اللہ تعالی کی رحمت وبرکت کثرت سے نازل ہوتیں ہے، دعائیں قبول ہوتیں ہے اور لوگوں کو کو ایسے اعمال کے بجا آوری کی توفیق ہوتیں ہے جو باعث دخول جنت ہے اور جہنم کے دروازے بند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسے امور سے باز آجاتے ہیں جو باعث دخول جہنم ہے اور شیاطین کو قید کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس ماہ میں شیاطین لوگوں کو گمراہ کرنے، وسوسہ ڈالنے سے باز رہتے ہیں اور یہ بات رمضان شریف میں دیکھنے میں آتی ہے کہ اس ماہ میں مسجدیں مصلیوں سے بھر جاتی ہے اور مسلمان عام مہینوں کی بنسبت اس مقدس مہینہ

میں کثرت سے ذکر، تلاوت، تسبیح، تہلیل اورعبادات میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بے حیائی، فسق وفجور، کذب وفریب میں بہت حد تک کمی ہو جاتی ہے۔

روزہ

روزہ کالغوی واصطلاحی معنی روزہ فارسی زبان کا لفظ ہےاوراستعمال اردو میں کیاجاتاہے روزہ کی عربی لفظ صوم ہیں جس کا لغوی معنٰی روزہ رکھنا، چلنے پھرنے کھانے پینے سے رک جاناہےاوراصطلاح شرع میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

جیساکہ قرآن مجید و فرقان حمید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتاہے

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (سورۂ بقرہ)

(ترجمہ)اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔

رمضان کے روزہ کی فرضیت رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان مردوعورت عاقل و بالغ پر فرض ہیں

جیساکہ ارشادربانی ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۂ بقرہ)

(ترجمہ)اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

ارشاد نبوی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ:شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ،وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری)

(ترجمہ)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے گواہی دیناکہ بیشک اللہ کے سوا کوئی عبادت کےلائق نہیں اوربیشک حضرت محمد مصطفٰےاصلی اللہ علیہ وسلم اللہ کےرسول ہیں،نماز قائم کرنا،(مالک نصاب کے لئے) زکوۃادا کرنا،(صاحب استطاعت کے لئے)حج کرنا،رمضان کے روزے رکھنا۔

روزہ کی فضیلت

روزہ کی فضیلت وشرف وبزرگی بےحساب اوربےانتہا ہےیہ کسی ناپ تول اور حساب وکتاب کا محتاج نہیں اس کی مقدار اللہ تبارک تعالٰی کےسواکوئی نہیں جانتا جیساکہ حضورنبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشادات ہیں

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه (بخاری)

(ترجمہ)جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سےرمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتےہیں۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ (نسائی)

(ترجمہ) روزہ جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ، يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) آدم کے بیٹے کا ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ پس بیشک وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا

مندرجہ بالا احادیث کریمہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا ثواب صدق نیت کی وجہ سے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ ہوجاتا ہے روزہ کی اس قدر فضیلت کے مندرجہ ذیل یہ چند اسباب و علل ہیں۔

سبب اول:۔ روزہ لوگوں سے مخفی (پوشیدہ) رہتا ہے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جبکہ دوسرے عبادات کا

یہ حال نہیں ہے اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا لفظ اجزی کو بصیغہ مجہول یعنی اُجزی پڑھا جائےتو معنٰی یہ ہوگا کہ اس کی جزا میں خود ہوں۔

سبب ثانی:۔ روزے میں بھوک،پیاس اور دیگر خواہشات نفسانی پر صبر کرنا پڑتا ہے جبکہ دوسری عبادتوں میں اس قدر مشقت صبر وبرداست اور نفس کشی نہیں ہے۔

سبب ثالث:۔ روزہ میں ریا اور نام و نمود کا عمل داخل نہیں ہوتاجبکہ دیگر ظاہری عبادات مثلا نماز،حج،زکٰوۃوغیرہ میں ریا اور نام ونمودکا شائبہ ہوسکتا ہے۔

سبب رابع:۔ جزاء صبر کی کوئی حد نہیں اس لیے رمضان کے روزوں کی جزاء کو بے حد قرار دیتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف منسوب کیا کہ اس کی جزاء میں ہوں۔

سبب خامس:۔ روزہ انسان کو ایسی عظیم خوبی سے ہمکنار کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان حرام چیزوں سے اجتناب کر سکتا ہے اور ان سے بچ کر یہ درس سیکھ لیتا ہے کہ اگر میرے لیے وقتی طور پر حرام اشیاء سے پرہیز کرنا آسان ہے تو مستقل طورپر حرام چیزوں سے بچنا کوئی مشکل نہیں ۔

مباحات روزہ

یعنی ان امور کا بیان جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے

۱۔ بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا خواہ فرض ہو یا نفل ۔ (در مختار)

۲۔ بے اختیار حلق میں مکھی یا دھواں یا غبار چلے جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (در مختار)

۳۔ بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (در مختار)

۴۔ قے آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ منہ بھر ہو۔ (در مختار)

۵۔ احتلام ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (در مختار)

مفسدات روزہ

یعنی ان امور کا بیان جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ قصدا منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا (در مختار)

۲۔ جان بوجھ کر کھانے اور پینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا (عامہ کتب)

۳۔ دوسرے کا تھوک یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا (عالمگیری)

مکروہات روزہ

یعنی وہ امور جن سے روزے میں کراہت آتی ہے

۱- کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا (عالمگیری)
۲- استنجاء میں مبالغہ کرنا (عالمگیری)
۳- بلا عذر کے کسی چیز کا چکھنا یا چبانا (در مختار)
۴- روزے میں غیبت کرنا (در مختار)
۵- عورت کا بوسہ لینا اور ہونٹ اور زبان چوسنا (رد المحتار)
۶- منہ میں تھوک جمع کرکے نگل جانا (عالمگیری)

نیت روزہ

جس طرح دیگر عبادات میں بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا لازم و ضروری نہیں اسی طرح روزہ میں بھی زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ زبان سے کہہ لینا بہتر ہے زبان سے نیت اس طرح کریں

نَوَیْتُ اَنْ أَصُوْمَ غَداً لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ ھٰذا

(ترجمہ) نیت کی میں نے کہ اللہ تعالی کے لیے کل رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا

سحری

سحری کی فضیلت وبرکت

رمضان شریف میں سحری کھانے کی فضیلت و برکت احادیث مبارکہ میں کثرت سے ملتا ہے کیوں کہ نبی اکرم نور مجسم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کا آغاز سحری سے کرتے تھے اوردوسروں کو بھی سحری کھانے کی تاکید فرماتے تھے جیساکہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

عن عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

فَإِنَّ اللهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَىٰ الْمُتَسَحِّرِيْنَ

(طبرانی)

(ترجمہ)حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: اَلسَّحُوْرُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ (مسند امام احمد بن حنبل)

(ترجمہ)حضرت امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاسحری کل کی کل برکت ہے،اسے نہ چھوڑو، اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی ہواللہ اور اس کے فرشتےسحری کھانےوالوں پردرور بھیجتےہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً (بخاری،مسلم)

(ترجمہ)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاسحری کھاؤ پس بیشک سحری کھانےمیں برکت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ:دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوْهُ (نسائی)

(ترجمہ)حضرت عبد اللہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی کہ

مخالفت کرتے ہوئے ضرور ضرور سحری کھانی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی شکر گزاری ہو۔

سحری مبارک کھانا ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى السَّحُوْرِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ (ابوداؤد)

(ترجمہ)حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لئے دعوت دی تو پس فرمایا: صبح کے مبارک کھانے کی طرف آؤ۔

افطار

فضیلت افطار

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اِنَّ لِلّٰہِ عِنْدَ کُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ وَذَلِکَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ (طبرانی)

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر افطار کے وقت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے اور وہ ہر رات ہوتا ہے۔

فضیلت تعجیل افطار

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ (بخاری)

(ترجمہ) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ

اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَاوَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (بخاری)

(ترجمہ)حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات ادھر سے آجائے اور دن ادھر سے پیٹھ پھیر جائے اور سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار روزہ کھول لے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللّٰه عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَالَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ (ابن خزیمہ)

(ترجمہ)حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ارشادفرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ

میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت افطار غروب شمس ہے اس لئے سورج ڈوبتے ہی روزہ کھول لیں روزہ کھولنے میں دیر نہ کریں۔

مخالفت یہود ونصاریٰ اور غلبۂ دین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُوْنَ (ابوداؤد)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔

یہود ونصاریٰ کی عادت یہ تھی کہ وہ افطار تاخیر (دیر) سے

کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو ان کی مخالفت کرتے ہوئے جلدی افطار کرنے کا حکم دیا گیا اور تعجیل افطار کو غلبۂ دین قرار دیا گیا۔

اللہ کا پیارا بندہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ اللهُ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا (ترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارہ وہ ہے جو افطار جلدی کرتا ہے ۔

اشیاء مذکورہ سے افطار کرنا سنت ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم

يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (ابوداؤد)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے اگر تر کھجوریں نہ ہوتی تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔

تر کھجور، خشک کھجور یا پانی سے افطار کرنا سنت و مستحب ہے کیونکہ روزہ کی وجہ سے جو نقاہت و کمزوری واقع ہوتی ہے کھجور اس کے لئے نہایت ہی مفید و مقوی ہے اس لئے کھجور سے افطار کریں تاکہ ثواب اور طاقت دونوں حاصل ہوں۔

دعائے افطار

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ

(ترجمہ) اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ (ابوداؤد)

(ترجمہ) حضرت معاذ بن زہرہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

بعض حضرات دعائے افطار کو روزہ کھولنے سے پہلے پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے اس حدیث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ دعائے افطار افطار کرکے پڑھنی چاہیے چونکہ شرط پہلے ہوتی ہے اور جزا بعد میں جیسا کہ مرشد برحق امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد چہارم مطبع رضا اکیڈمی بمبئی صفحہ ۲۵۳ سطر ۱۳ میں رقم طراز ہے کہ یہ دعا روزہ افطار کرکے پڑھے سرکار اعلیٰ حضرت اس سلسلے میں کافی دلائل وبراہین

پیش فرمائے ہیں لیکن ہم یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارا یہ مقالہ عوام و خواص دونوں کے لیے ہے۔

تراویح

وجہ تسمیہ تراویح-ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ کے معنیٰ:ایک دفعہ آرام کرنا ہے جیسے تسلیمہ کے معنیٰ ایک دفعہ سلام پھیرنا:رمضان المبارک کی راتوں میں نمازعشاء کے بعد بیس رکعت باجماعت نماز پڑھنےکو تراویح کہا جاتاہے اس نمازکا نام تراویح اس لئےرکھا گیاکہ لوگ اس میں ہرچاررکعت کےبعداستراحت وآرام کیاکرتے تھے ۔

فضیلت تراویح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق دل

اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان المبارک میں قیام کریں(تراویح پڑھے)تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رکعات تراویح

عَنْ سَائِبْ بِنْ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَابْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ (بیہقی)

(ترجمہ)حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم(صحابہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں بیس رکعت(تراویح)اور وتر پڑھتے تھے۔

عَنْ يَزِيْدَبْنِ رُوْمَانْ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَابْ فِیْ رَمَضَانِ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةٍ (امام مالک)

(ترجمہ)حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں لوگ تیئیس رکعت پڑھتے تھے(یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر)

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ (طبرانی)

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے مہینے میں وتر کے علاوہ بیس رکعت (نماز) پڑھتے تھے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابۂ کرام ہیں اور اسی پر ساری امت کا اجماع ہے۔

امت کا بیس رکعت تراویح پر اجماع

وَاَکْثَرُاَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعُمَرَوَغَیْرِھِمَامِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَھُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیْ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ ھٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِمَکَّۃَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً (ترمذی)

(ترجمہ) اور اکثر علماء کرام کا عمل اسی پر ہے حضرت عمر

وحضرت علی اور دیگر صحابہ عظام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے منقول ہے یعنی بیس رکعت تراویح اور یہی سفیان ثوری ابن مبارک امام شافعی رضی اللہ عنہم کا فرمان ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے مکہ والوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح کی نسبت امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ واسداللہ الغالب خلیفۂ رابع حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجھہ وحضرت سفیان ثوری ابن مبارک وحضرت امام شافعی اور اکثر اہل علم رحمھم اللہ تعالی عنھم کی طرف موجود ہے اگر غیر مقلد وہابی میں ہمت ہو تو ہماری طرح آٹھ رکعات تراویح پر ایک ایسی صریح، صحیح اور غیر متعارض غیر مضطرب حدیث پیش کریں یا صحاح ستہ میں سے کسی ایک کتاب کے حوالہ سے ثابت کریں کہ کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی نے کبھی ایک دن بھی آٹھ رکعت تراویح پڑھی ہو یا قول کیا ہو یا اصحاب صحاح میں سے کسی ایک محدث نے آٹھ رکعت تراویح کا قول منسوب کیاہوجیساکہ ہم نےجامع ترمذی کے حوالے سے ثابت کیا۔

تسبیح تراویح

تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو ترویحہ ہوتا ہے اس میں شریعت کی طرف سے کوئی خاص عمل، تسبیح یا دعا وغیرہ متعین نہیں ہے ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کوئی بھی تسبیح پڑھے یا آہستہ قرآن پاک کی تلاوت کرے یا دعاکرے یا خاموش رہے اگر کوئی شخص تسبیح پڑھنا چاہے تو یہ تسبیح پڑھ سکتاہے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِي لَایَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ لَااِلَہَ اِلَّا اللہُ نَسْتَغْفِرُ اللہَ نَسأَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ الْنَّارِ (ردالمحتار)

(ترجمہ) پاک ہے ملک و ملکوت والا پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور جبروت والا پاک ہے بادشاہ جوزندہ ہے جو نہ سوتاہے ہے نہ مرتا ہے پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سے ہم مغفرت چاہتے ہیں تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسائل تراویح

۱- تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں (درمختار)

۲- تراویح میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم قرآن ترک نہ کریں (درمختار)

۳- قرأت اورارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے یوں ہی تعوذوتسمیہ و طمانیت تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے (عالمگیری)

۴- اچھی آواز سے تلاوت کرنے والے کو امام نہیں بناناچاہیے بلکہ صحیح و درست پڑھنے والے کو امام بنانا چاہیے (عالمگیری)

افسوس صدہزارافسوس کہ اس زمانہ میں حافظوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ حروف کھا جایا کرتے ہیں اور جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے توحروف صحیح سے ادا نہیں کرتے ھمزہ، الف، عین، ذ، ز، ظ، ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعانماز ہی نہیں ہوتی ہے۔

اعتکاف

معنئ اعتکاف

اعتکاف عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنٰی ٹھہرنا ہے اصطلاح شرح میں دنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں اور عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے والے کو معتکِف اور جائے اعتکاف کو معتکَف کہا جاتا ہے۔

فضیلت اعتکاف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہُ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَکَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللہِ تَعَالیٰ جَعَلَ اللہُ بَيْنَہُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ (طبرانی)

(ترجمہ)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایاکہ جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیتاہے ہرایک خندق

کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی کیا فضیلت ہو گی؟خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کی مبارک گھڑیوں میں اعتکاف کرتے ہیں اور مذکورہ فضیلت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

معتکِف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجْرِيْ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (ابن ماجہ)

(ترجمہ)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایاکہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہتاہو۔

سنت اعتکاف

ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں کیا جانے والا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی کسی ایک آدمی نے بھی اعتکاف کرلیا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔

لیلۃ القدر

معنیٔ لیلۃ القدر

لیل کے معنیٰ رات اور قدر کے معنیٰ بزرگی ،شرافت، عزت، منزلت، قیمت اورحیثیت کے ہیں تو لیلۃالقدر کا معنیٰ عزت والی رات ہوئی کیونکہ اس رات میں اللہ تبارک وتعالی کا آخری پیغام قرآن پاک لوگوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے نازل ہوا اس لئے عزت و منزلت کی وجہ سے اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں اور اس لئے بھی اس رات کا نام لیلۃ القدر ہوا کہ اس شب میں جو کتاب لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتاری وہ بھی قابل قدر ہے اورجس رسول پر اتاری وہ بھی قابل قدر ہے اور جس امت پر اتاری وہ بھی امتوں میں سب سے بہتر امت ہے تو ان

قابل قدر چیزوں کی وجہ سے اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

فضیلت لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں اللہ تبارک و تعالی نے بندوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے قرآن پاک نازل فرمایا فرمان الٰہی ہے کہ۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ قدر)

(ترجمہ) بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے، وہ سلامتی ہے صبح چمکتے تک

لیلۃ القدر معافی کی رات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

لیلۃ القدر صرف امت محمدی کے لئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ وَهَبَ لِأُمَّتِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ (مؤطا امام مالک)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ بیشک اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔

بالخصوص اس رات میں کثرت سے یہ دعا پڑھیں

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِمَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ترمذی)

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو

اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

یا اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا کریم ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

رویت ہلال

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ (مسلم)

(ترجمہ)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ مت روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر مطلع ابر آلود ہوتو اس کی (یعنی تیس دن کی) مقدار پوری کرو۔

پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے

شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ شعبان کا اس لیے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یاغبار ہوتو تیس پورے کرکے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لئے اور ذیقعدہ کا ذی الحجہ کے لئے اور ذی الحجہ کا عیدالاضحیٰ کے لئے۔ (بہار شریعت)

رمضان کے روزہ کے لئے ایک مرد مستور الحال کی خبر معتبر ہے

اگر ایک مرد مستورالحال یعنی جس کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو رمضان کے چاند دیکھنے کی خبر دے تو اس کی خبر ماہ رمضان میں مقبول ہے لفظ شہادت کی شرط نہیں جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات جلد ثانی صفحہ 79 میں رقمطراز ہیں
یک مرد مستور الحال یعنی اکے فسق او معلوم نہ باشد مقبول ست خبر وے در ماہ رمضان و شرط نیست لفظ شہادت

مسائل رویت ہلال

۱- عید کے چاند کے لیے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے اور مطلع صاف ہونے کی صورت میں اتنی بڑی جماعت کی گواہی درکار ہے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً مشکل ہو۔ (درمختار)

۲-تار، ٹیلیفون یا موبائل سے رویت ہلال نہیں ثابت ہوسکتی نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے۔ (بہار شریعت)

۳- اگر تنہا امام یا قاضی عید کا چاند دیکھے تو نہیں عید کرنا عید

کا حکم دینا جائز نہیں۔ (در مختار)

۴- چاند دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لئے ہو۔

دعائے رویت ہلال

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ

وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (ترمذی)

(ترجمہ) اے اللہ اس چاند کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرمایئے (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

حقیر سبطین رضا مرتضوی غفرلہ

دینی وعصری تعلیم کا ایک سنگم

خانقاہ قادریہ رضویہ میں دینی و عصری تعلیم کا ایک ادارہ بنام جامعہ تاج الشریعہ کا قیام عمل میں آچکا ہے فی الوقت جامعہ میں بیرونی چالیس یتیم و غریب اور مقامی سو سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں یہاں حفظ،قرأت،درس نظامی(ازاعدادیہ تامتوسطات)کے ساتھ ساتھ ہندی،انگریزی حساب،بنگلہ کی تعلیم ماہر اساتذۂ کرام کی نگرانی میں دی جاتی ہے

منصوبے

جامعہ کے لئے ایک وسیع و عریض آراضی کی فراہمی*تاج الشریعہ لائبریری کا قیام*رضا ماہنامہ بزبان بنگلہ کا اجرأ

آپ حضرات سے پرخلوص گزارش ہے کہ آپ اپنے عطیات صدقات فطرہ زکوۃ چرم قربانی عقیقہ اور دھان،گیہوں،چائے پتی وغیرہ کے عشر سے جامعہ کی بھرپور مدد فرمائیں رب کریم اپنے پیارے حبیب رؤف ورحیم کے طفیل آپ کے تمام نیک کاموں میں خیر و برکت عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

ناشر

جامعہ تاج الشریعہ خانقاہ قادریہ رضویہ

دھامی گچھ سوناپور بنگال(الھند) موبائل:9933179233